٩٢
١٦٢٧

محرم ١٤١٧ھ میں

باسمہ تعالیٰ

تقریباً انیس (۱۹) سال قبل زیرِ نظر تحقیقی اور تفصیلی فتویٰ بعنوان "عوام الناس کے لیے حکومت کے ضبط کردہ اموال کو خریدنے کا حکم"، لکھا گیا تھا، جس پر مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم نے دعائیہ کلمات کے ساتھ تصدیقی دستخط بھی کیے تھے لیکن بعض وجوہات کی بناء پر یہ فتویٰ جاری نہیں ہو سکا، غالباً اس میں مزید کچھ حوالہ جات وغیرہ کا اضافہ کرنا تھا۔ بہر حال چونکہ فتویٰ تصدیق شدہ ہے، اس لیے اب اس فتوے کو افادہ اور استفادہ کی غرض سے نئے اندراج نمبر کے ساتھ جاری کر کے جامعہ دار العلوم کراچی کی تبویب کا حصہ بنایا جارہا ہے، اگر کوئی صاحب اس میں مزید اضافہ یا تحقیق کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۲ صفر ۱۴۳۶ھ
۱۵ دسمبر ۲۰۱۴ء

باسمہ تعالیٰ

ملحوظہ: زیرِ نظر فتویٰ حضرت الاستاذ مفتی محمود اشرف مدظلہ نے اپنے دستِ مبارک سے مورخہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۱۶ھ میں تحریر کیا تھا۔ بندہ نے حضرت الاستاذ کی اجازت سے اس سوال وجواب کو کمپوز کیا اور مزید حوالہ جات کا اضافہ بھی کیا۔ اب افادۂ عام کی غرض سے اس کمپوز شدہ سوال وجواب کو اصل سوال وجواب کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔

جنید احمد خان
تخصص فی الافتاء ۔ سال سوم
۲۳/۲/۱۴۳۶ھ
۱۶/۱۲/۲۰۱۴ء

استفتاء

جبکہ یوں سرا سر حکومت کا مال ضائع کرنا اور اس مال کا عوام کیلئے خریدنا کافی نہیں

میں ایک ایسے محکمہ میں ملازمت کر رہا ہوں جس کا کام غیر قانونی اسمگلنگ کو روکنا ہے۔ یعنی غیر ملکی تیار کردہ اشیاء کو غیر قانونی طور پر ملک میں نہ آنے دینا اور ملکی (پاکستانی) تیار کردہ اشیاء کو باہر (غیر ممالک) نہ جانے دینا۔ یہ کام سرحدوں کی حد تک اختیارات ہیں۔ لیکن یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ اسمگلروں کے اپنے بڑے تعلقات ہیں کہ وہ غیر قانونی طور پر لائی اشیاء اپنی دولت اور اثر و رسوخ کی بنا پر درآمد اور برآمد کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور پاکستان میں دوگنی قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ لیکن کچھ اسمگلر ایسے ہیں جن کا سامان پکڑا جاتا ہے۔ یہی اسمگلر سامان چھوڑ کر فرار ہو جاتے ہیں یا کبھی ان کی موجودگی میں ہی سامان ضبط ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات منشیات اور ڈھول اگر دھوکہ اور گاڑیوں میں رکھتے ہیں۔ جب ان کا پیچھا کیا جاتا ہے تو وہ سواری اور سامان / منشیات چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اکثر اوقات مقابلہ ہو جاتا ہے۔ فائرنگ تبادلہ کی صورت میں محکمہ ہذا کے کافی جوان اور آفیسر شہید ہو چکے ہیں۔ ضبط شدہ سامان اور گاڑیاں محکمہ ہذا اپنی تحویل میں لیتا ہے۔ گورنمنٹ کی جانب سے یہ اجازت ہوتی ہے کہ وہ کورٹ (عدالت) میں کیس دائر کر کے ٹیکس / جرمانہ سرکار میں جمع کر کے اپنا ضبط شدہ سامان واپس لے سکتے ہیں۔ اسی طرح کافی لوگ ٹیکس جمع کروا کے سامان لے بھی جاتے ہیں۔ جو لوگ قانونی واپسی کے خواہش مند نہیں ہوتے ہیں ان کا سامان مستقل طور پر ضبط کر کے کچھ تو نیلام کر دیا جاتا ہے اور کچھ سامان محکمہ ہذا کے ملازمین کو بازار سے قدرے رعایت پر بیچ دیا جاتا ہے۔ اس سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ پیسے کچھ تو گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کر دیا جاتا ہے اور کچھ محکمہ ہذا کے فنڈ میں جمع کیا جاتا ہے۔ جو رقم محکمہ ہذا کے فنڈ میں جمع ہوتی ہے وہ ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتی ہے اور کچھ رقم محکمہ ہذا مسجد اور سکالرشپ وغیرہ تعمیر کرواتی ہے۔ کچھ ادویات خریدی جاتی ہیں، کچھ بیماروں پر خرچ ہوتی ہے۔ کچھ اشیاء ایسی بھی ہیں جن کا محکمہ ہذا کے لنگر میں دی جاتی ہیں۔ مثلاً دودھ، چینی، چائے اور گھی وغیرہ۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ غیر ملکی اشیاء حسب ضرورت ملازمین کی اجازت بھی ہے۔ مثلاً ایک دو کمبل وغیرہ۔ لیکن کچھ لوگوں کی قلیل اشیاء بھی کبھی کبھار ضبط کی جاتی ہیں۔ بعض اوقات جب کوئی سامان ضبط کیا جاتا ہے تو ملازمین کا افسر چند اشیاء ان ملازمین کو مفت بھی دے دیتا ہے اور کچھ ملازمین بغیر اجازت بھی اشیاء حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ اشیاء بازار میں سر عام بک رہی ہوتی ہیں۔ کوئی بھی اس سامان کو ضبط نہیں کرتا ہے۔

P.T.O

دار الافتاء
92/147

00303